مرکزی میڈیا آفس

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾

بدھ، 17ذی القعدہ، 1441ھ | 08/07/2020 | نمبر: 029/ 1441 AH

پریس ریلیز

ظلم کے پھیلاؤ میں مددگار سرمایہ دارانہ نظام کے سائے تلے ایغور مسلم آبادی کی نسل کشی میں ہولناک اضافہ ہو رہا ہے

29 جون، 2020 بروز پیر نیوز ایجنسی اے پی (AP) کی جانب سے جاری ہونے والی ایک نئی رپورٹ کے مطابق چینی حکومت کی جانب سے مشرقی ترکستان کے ایغور مسلمانوں کی افزائش نسل پر جبری کنٹرول کے لیے نافذ کی جانے والی جارحانہ پالیسی کا دائرہ کار اس سے بہت زیادہ سخت، وسیع پیمانے پر اور منظم ہے جتنا کہ اس سے قبل معلوم تھا۔ اے پی کی تحقیق کی بنیاد حکومت کی سرکاری دستاویزات اور 30 سے زائد انٹرنمنٹ کیمپوں کے قیدی چینی مسلمانوں اور انٹرنمنٹ کیمپوں کے ایک سابق انسٹرکٹر کے انٹرویوز ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پچھلے چار سال کے دوران چینی حکومت نے لاکھوں ایغوری مسلم خواتین کے شرم و حیا کا پاس نہ رکھتے ہوئے زبردستی حاملہ ہونے کے ٹیسٹ لیے، ان میں زبردستی انٹرا ٹیرین ڈیوائسز (intrauterine devices) داخل کیے تاکہ وہ حاملہ نہ ہو سکیں، ان کی نس بندی (sterilization) کی، اور اسقاط حمل (Abortions) تک کیے۔ یہ تمام اقدامات خطے میں مسلم مخالف اصلاح نسل (eugenic) کی جارحانہ مہم کے تحت کیے جا رہے ہیں۔ اسی دوران حکومت غیر مسلم ہان نسل کے چینی لوگوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے کہ وہ زیادہ بچے پیدا کریں۔ وہ ایغوری جو پیدائش کو کنٹرول کرنے کی شدید ظالمانہ حکومتی پالیسی پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں جس کے تحت مسلمان جوڑے دو سے زیادہ بچے پیدا نہیں کر سکتے، ان پر بھاری جرمانے عائد کیے جاتے ہیں جن کی مالیت ہزاروں امریکی ڈالر ہوتی ہے یا انہیں ملک میں قائم انٹرنمنٹ کیمپوں میں بھیج دیا جاتا ہے جہاں پر پہلے سے 10 لاکھ مسلمان قید ہیں اور جنہیں حکومت کی اس پالیسی کے تحت قید رکھا گیا ہے کہ ایغور مسلمان ملحد کمیونسٹ افکار اختیار کر لیں۔ پہلے بھی ایسی رپورٹس آئی ہیں کہ ان کیمپوں میں خواتین کو نامعلوم ادویات کے انجکشن لگائے جاتے ہیں تاکہ کیمیائی طور پر ان کی نس بندی ہو جائے یا ان میں زبردستی انٹرا ٹیرین ڈیوائسز (intrauterine devices) فٹ کئے جاتے ہیں۔ پولیس ایغور مسلمانوں کے گھروں پر چھاپے مارتی ہے تاکہ یہ جان سکیں کہ انہوں نے بچوں کی تعداد چھپائی تو نہیں ہے، جبکہ مقامی حکومتوں نے اُن لوگوں کو انعام دینے کا نظام بنا رکھا ہے جو "غیر قانونی پیدائش" کی اطلاع فراہم کرتے ہیں۔ اے پی کی تحقیق کے مطابق ایغور علاقوں میں شرح پیدائش 2015-2018 کے درمیانی عرصے میں 60 فیصد تک گر چکی ہے اور شرح پیدائش میں کمی کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ صرف پچھلے سال اس خطے میں شرح پیدائش میں 24 فیصد کمی آئی جبکہ قومی سطح پر یہ کمی 4.2 فیصد تھی۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 2019 تک سنکیانگ کے حکام کا یہ منصوبہ تھا کہ چار دیہی ایغور اکثریتی علاقوں میں کم از کم 80 فیصد خواتین، جو کہ بچے پیدا کرنے کی عمر کی ہوں، میں جبری سرجری کے ذریعے انٹرا ٹیرین ڈیوائسز (intrauterine devices) فٹ کی جائیں یا ان کی نس بندی کر دی جائے۔ 2018 میں پورے چین میں انٹرا ٹیرین ڈیوائسز (intrauterine devices) ڈالنے کے لیے کی جانی والی سرجریز میں سے 80 فیصد سنکیانگ میں کی گئیں جہاں ایغور مسلمان بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ ان تمام اقدامات نے ایغور مسلمانوں میں بچوں کی پیدائش سے متعلق خوف و دہشت کی فضاء قائم کر رکھی ہے جبکہ بچے پیدا کر کے اپنی نسل کی افزائش ہر انسان کا بنیادی حق ہے!

چینی حکومت کی اس گھناونی پالیسی کا مقصد مشرقی ترکستان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان موجود آبادی کے توازن کو تبدیل کرنا ہے تاکہ جینیٹکل سوشل انجینئرنگ کے ذریعے ایغور مسلمانوں کی آبادی کو کم کر دیا جائے اور اُن سے اُن کی اسلامی شناخت اور تہذیب کو چھین لیا جائے۔ چینی حکومت نے پہلے ہی ہان چینیوں کو اس خطے میں آباد ہونے اور ہان چینی اور ایغور مسلمانوں کے درمیان شادیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے خصوصی معاشی مراعات دینے کا اعلان کیا تھا۔ موجودہ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کے تحت، مغربی اور مسلم دنیا میں معاشی نتائج بھگتنے کے خوف کے باعث کوئی حکومت ایسی نہیں جو چین کے خلاف قابل ذکر موقف اختیار کرنے کی جرات کر سکے کیونکہ اس نظام میں مالی فوائد اور قومی مفادات ہمیشہ انسانیت کے مفاد پر فوقیت اختیار کرتے ہیں۔ یقیناً آج کوئی ایسی حکومت نہیں ہے جو حقیقت میں عدل کی خاطر اور ظلم کے خلاف کھڑی ہو بلکہ یہ حکومتیں تو اپنی بے عملی کے ذریعے ظلم کو پھلنے پھولنے کا پورا پورا موقع فراہم کرتی ہیں۔ اسی طرح اس اقوام متحدہ کے بے کار اور ناکارہ ادارے سے بھی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ ایغور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے اس ثقافتی اور

آبادیاتی نسل کشی کی پالیسی کو ختم کروانے میں کوئی کردار ادا کرسکتی ہے کیونکہ کئی بار یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ آمریتوں کے خلاف کوئی قابل ذکر ایکشن لینے میں دلچسپی نہیں رکھتی سوائے اس کے کہ اگر مغربی اقوام کے اس حوالے سے کوئی سیاسی اور معاشی مفادات وابستہ ہوں۔

اے مسلمانو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نظام یعنی نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے قیام کے بغیر مشرقی ترکستان میں ہمارے بہنوں اور بھائیوں پر ہونے والے ان مسلسل مظالم کا خاتمہ نہیں ہو گا۔ ایسا کوئی دوسرا نظام نہیں ہے جو پورے اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کے مفادات کی نمائندگی کرے اور جو کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر مسلمانوں کے دفاع اور تحفظ کے لیے حرکت میں آئے۔ خلافت کی تاریخ اور میراث یہ نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے صرف زبانی جمع خرچ کرے بلکہ ایسی بے شمار مثالیں ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلافت دنیا میں انصاف کی علمبردار اور مظلوموں کی محافظ تھی۔ لہٰذا ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عظیم نظام کے قیام کے لیے بغیر کسی تاخیر کے جدوجہد کریں جو خوف کے ماحول کا خاتمہ کردے گا جس میں آج مسلمان دنیا کے چاروں کونوں میں رہتے ہیں اور ہماری امت کے لیے تحفظ اور خوشیوں کی ایک نئی صبح کا آغاز کرے گا۔

ڈاکٹر نظرین نواز

ڈائریکٹر شعبہ خواتین

مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر